مسلمان بھائی بہن کی عزت کا دفاع کرنا

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ المتوفی سن 1420ھ

(سابق مفتئ اعظم، سعودی عرب)

ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: مختصر مفہوم فتوی نور علی الدرب 11376۔

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ، رَدَّ اللَّهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“[1]

(جس کسی نے اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کا دفاع کیا، تو اللہ تعالی بروز قیامت جہنم کی آگ کو اس کے چہرے سے پھیر دے گا)۔

اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ بِالْغِيبَةِ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ“[2]

(جس کسی نے اپنے (مسلمان) بھائی کے پیٹھ پیچھے اس کی عزت کا دفاع کیا، تو اللہ تعالی پر حق ہے کہ وہ اسے (جہنم کی) آگ سے نجات دے گا)۔

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جو مسلمان مرد اپنے مسلمان بھائی یا بہن کا، اسی طرح سے مسلمان عورت اپنے مسلمان بھائی یا بہن کا دفاع کرتے ہیں کہ جب ان کے متعلق کوئی غلط بات کی جائے تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی سے ڈرو ہم اس کے بارے میں یہ نہیں جانتے اور صرف خیر ہی جانتے ہیں، نصیحت کرتے ہیں کہ یہ غیبت کبیرہ گناہ ہے نہ کرو وغیرہ، تو ان کی یہ فضیلت ہے جو اس حدیث میں بیان ہوئی۔

---

[1] اسے امام الترمذی نے اپنی سنن 1931 میں روایت کیا ہے اور شیخ البانی نے صحیح الترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

[2] صحیح الجامع 6240۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب و سنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔